رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۲ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنے

یوم شنبہ

۶ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ ★ ۹ اخاء ۱۳۳۰ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۲۳۳

مبلغ فرانس بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ لنڈن میں مسجد احمدیہ کے امام مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ پاکستان سے مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی اور پاکستان جانے کے لئے پیرس سے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

کراچی۔ آج پاکستان میں مقیم عوامی جمہوریہ چین کے سفیر نے خاتون پاکستان محترمہ مس فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعوئے نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اول سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں۔ اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم میں بھی نہیں گذرتا تھا۔ بلکہ نبوت کا

خان ابراہیم خان آف جھگڑا اور انکے پانچ ساتھیوں کو دو ۲ سال کیلئے سرحد مسلم لیگ سے نکال دیا گیا

بنوں۔ ۸ اکتوبر۔ آج یہاں سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے سپیشل ٹریبونل کے فیصلے کے مطابق سرحد مسلم لیگ کے چھ ارکان کو سرحد مسلم لیگ سے دو دو سال کے لئے نکال دیا ہے۔ ان چھ ارکان میں پہلا نام پاکستان مسلم لیگ کونسل کے رکن خان ابراہیم خان آف جھگڑا کا ہے۔ اور دوسرے پانچ نام یہ ہیں۔ حاجی گل خان۔ ملک مسا خان میر آفتاب احمد۔ عبدالرزاق خاں اور خان بہادر خاں۔ سپیشل ٹریبونل نے اپنی رپورٹ میں ان ارکان پر صوبائی مسلم لیگ کی گذشتہ رکنیت کی جدوجہد میں چھ لاکھ غلط فارموں کے پُر کرنے کا ملزم ٹھہرایا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ حساب کتاب بھی پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ انہوں نے غیر استعمال شدہ فارم بھی قسط وار واپس نہیں کئے۔ اور اس کے علاوہ ان پر مسلم لیگ میں بدنظمی پھیلانے اور رجعت پسندوں سے ملکر پھوٹ ڈالنے کا الزام بھی ہے۔

سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے صوبائی حکومت سے یہ بھی سفارش کی ہے کہ بٹائی ادا کرنے والے کاشتکاروں کو بٹائی کے تناسب کے مطابق زمین کا مالک بنا دیا جائے۔ مجلس عاملہ کے نزدیک کاشتکاروں کو معاوضہ ادا کئے بغیر زمینوں کا مالک بنانے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے مجلس عاملہ نے آج صوبائی مسلم لیگ کے انتخابی منشور کی تصدیق بھی کر دی۔ اب یہ انتخابی منشور پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ جن کی منظوری کے بعد اسے شائع کر دیا جائے گا۔ مجلس عاملہ نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ بٹائی کے تناسب کا غذات کے مطابق کاشتکاروں میں زمینوں کی تقسیم کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے۔

بات چیت کیلئے پن منجوم کا مقام منظور

جنرل رجوے کا اعلان

ٹوکیو ۸ اکتوبر۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے نے کمیونسٹوں کے تجویز کردہ مقام پن منجوم پر کوریا میں جنگ بند کرنے کی عارضی صلح کی بات چیت کرنا منظور کر لیا ہے اور اقوام متحدہ کے رابطہ افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ فوراً کمیونسٹ رابطہ افسروں سے مل کر اس سے متعلقہ امور طے کریں۔ جنگ کوریا کے متعلق اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی محاذ پر کمیونسٹوں کے شدید جوابی حملوں کے باعث اقوام متحدہ کی فوجیں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ جنرل رجوے کا یہ پیغام آج بعد دوپہر بھیجا گیا۔

ہنگری پر یوگوسلاویہ کے حملہ کا خطرہ

بوڈاپسٹ ۸ اکتوبر۔ ہنگری کی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان "سزا بار" نے ایک اداریہ میں خبردار کیا ہے کہ ہنگری پر یوگوسلاویہ کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے کیونکہ مارشل ٹیٹو کی حکومت سیاسی و اقتصادی تباہ حالی سے تنگ آکر ضرور حملہ کی کوشش کرے گی۔ اداریہ میں آگے چلکر یہ بتایا گیا ہے کہ مارشل ٹیٹو کی حکومت بڑی سرعت کے ساتھ عوامی جمہوریتوں کی سرحدوں پر حلقہ بندیاں کر رہی ہے۔ زمین دوز اسلحہ سازی کے کارخانے اور ذخائر ہنگری کی سرحدوں کے قریب ہی بنائے جا رہے ہیں۔ اور فروسکا گورا پہاڑیوں کے سلسلہ کے علاوہ البانیہ کی سرحدوں پر بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔ (رسٹار)

بلیک آؤٹ اور حملہ کیوقت پناہ لینے کی مشقیں

لاہور ۸ اکتوبر۔ مقامی حکام کی طرف سے عنقریب بلیک آؤٹ اور حملے کے وقت پناہ لینے کی مشق کرائی جائے گی۔ ان مشقوں کا مقصد یہ ہے کہ عوام کو شہری دفاع کے طریقوں پر عمل کرنے اور ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی عادت ڈالی جائے۔ حکام کو توقع ہے کہ عوام شہری دفاع کے محکمہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہونے والی ہدایات پر عمل کرکے حکام کیساتھ پورا پورا تعاون کریں گے — یاد رہے اس ضمن میں اب تک جو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق بلیک آؤٹ کے دوران میں سڑکوں اور گلیوں میں تو روشنی سرے سے ہوگی ہی نہیں گھروں میں بھی روشنی کو اس طرح محدود کرنا ہوگا کہ اس کی باہر کوئی جھلک نہ پڑے سڑکوں پر موٹر کاریں وغیرہ چل سکیں گی۔ لیکن بہت کم رفتار پر اور نہایت مدھم روشنی کیساتھ "پناہ لینے" ۴

۴ کی مشق کیوقت ہر شخص کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خطرے کا الارم سنتے ہی کھلی جگہ میں نہ رہے۔ خندقوں پناہ گاہوں یا قریب کی جھاڑیوں وغیرہ سے فوری طور پر فائدہ اٹھایا جائے۔ موٹر بس اور گاڑی وغیرہ میں سفر کرنیوالے ڈرائیور سے گاڑی وغیرہ رکوا کر فوراً قریب کی جگہوں میں پناہ لیں اور موٹر کو سڑک سے

مختصرات

لیک سکیس ۸ اکتوبر۔ وزیراعظم ایران ڈاکٹر مصدق آج یہاں پہنچ رہے ہیں۔ خبر آئی ہے کہ سلامتی کونسل کے صدر اور امریکی و برطانوی مندوبوں نے درخواست کی ہے کہ ڈاکٹر مصدق لیک سیکسس پہنچتے ہی ان تینوں سے علیحدہ علیحدہ گفتگو کریں۔

ڈھاکہ ۸ اکتوبر۔ مشرقی بنگال میں ہندوؤں کے مشہور تیوہار درگا پوجا کا زور شور سے منانا شروع ہو گیا ہے۔ آج مہا اشٹمی ہے۔ مورتی کو اشنان کرانے کی رسم بدھ کو صحیح ادا ہو گی۔ حکومت کی طرف سے ہندوؤں کو یہ تیوہار منانے کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی گئی ہے۔ ہزاروں ہندو مغربی بنگال سے اس تیوہار کو اپنی روایتی شان سے منانے

گیارہ اکتوبر کی ہڑتال ملتوی

لاہور ۸ اکتوبر۔ پاکستان مدیران جرائد کانفرنس کے صدر مولانا اختر علیخاں نے اعلان کیا ہے کہ نوٹے وقت کے نئے ڈیکلریشن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کو گیارہ اکتوبر تک کا جو الٹی میٹم دیا گیا تھا۔ اسکے مطابق ہڑتال فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس سلسلے میں حکومت پنجاب سے جو بات چیت کی ہے وہ امید افزا ہے۔ اور بہتر ہو کہ یہ تنازعہ مصالحت و مفاہمت سے ہی طے ہو جائے۔ آپ نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اگر حکومت نے کانفرنس کے مطالبہ کو پورا نہ کیا۔ تو نتائج کی ساری ذمہ داری اس پر ہو گی۔ کیونکہ کانفرنس پھر نہ صرف ہڑتال کی تاریخ کا تعین کرے گی۔ بلکہ آئندہ اقدام کا اعلان بھی کرے گی۔

سمندری کی مسجد احمدیہ کو جلانے والے احراریوں کو قید بامشقت اور جرمانہ کی سزائیں

لاہور ۸ اکتوبر۔ لائلپور میں الفضل کے نامہ نگار خصوصی نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے :-

لائلپور کے مجسٹریٹ درجہ اول مسٹر اللہ یار خاں ہندیال نے قصبہ سمندری (ضلع لائلپور) کی احمدیہ مسجد کو دن دہاڑے آگ لگانے کے جرم میں احراریوں کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ بیس ۲۰ ملزموں میں سے دو ۲ ملزموں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید بامشقت اور تین تین ۳ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ دس ملزموں کو ایک ایک سال قید بامشقت اور دو دو ۲ ۲ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ اور باقی آٹھ ملزم رہا کر دیئے گئے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

احرار کا چندہ بٹورنے کا نیا ڈھونگ

دفاع پاکستان کے نام سے کانفرنسیں

(از مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل)

احراری آجکل جگہ بجگہ "دفاعی کانفرنسیں" منعقد کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک کانفرنس ننکانہ صاحب میں منعقد کی۔ بڑے بڑے اشتہارات دیئے گئے۔ اور جلی عنوانات سے لکھا گیا۔ کہ یہ کانفرنس حفاظت وطن کی خاطر ہو رہی ہے۔ اس لئے لوگ اس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ اور چندہ دیں۔ چنانچہ لوگوں نے اس خیال سے کہ یہ اپنے پیارے وطن پاکستان کی حفاظت کا سوال ہے دل کھول کر چندہ دیا۔ لیکن اس چندہ کا جو حشر ہوا۔ اس کا حال بھی سن لیجئے۔

مولوی محمد علی جالندھری احراری لیڈر نے اپنی ایک تقریر میں بیان کیا کہ پولیس کے بعض افسروں نے یہ دریافت کیا ہے کہ اس کانفرنس کے لئے کس قدر روپیہ جمع ہوا ہے۔ اور کن کن لوگوں نے اس میں شمولیت کی ہے۔ احراری لیڈر اس سوال پر بوکھلا اٹھے اور بھرے جلسہ میں خوب لے دے ہوئی۔ کہ ایسا استفسار کیوں کیا گیا ہے۔ اور پولیس کو چندہ کے متعلق یہ دریافت کرنے کا کیا حق ہے؟

چندہ کے متعلق یہ سوال تو نہایت معقول تھا کیونکہ احراری یہ چندہ اپنے لئے نہیں مانگتے بلکہ دفاع وطن کا نام لے کر لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں۔ جس کی غرض یہ ہے کہ یہ روپیہ جمع ہو کر سرکاری خزانہ میں داخل ہو اور پھر گورنمنٹ انتظام کے ماتحت ملکی دفاع پر صرف ہو لیکن احرار جنہوں نے روپیہ وصول کرنا تو سیکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کا حساب دینا نہیں سیکھا۔ وہ بھلا ایسے سوالات کو کب برداشت کر سکتے ہیں۔ جن میں ان سے روپیہ کا حساب دریافت کیا جائے۔ جو لوگ مسلمانوں سے لاکھوں روپیہ لے کر ہضم کر گئے۔ اور اس کا حساب پوچھنے پر صاف جواب دیا کہ کوئی حساب نہیں ہے۔ وہ آج دفاع ملک کے چندہ کا کیا حساب دیں گے۔

احرار جو شہر بشہر ایسی کانفرنسیں کر رہے ہیں اور ان کے لئے بڑے بڑے اشتہارات تحریر کرتے ہیں۔ اس ساری ہماہمی کا مقصد یہ ہے کہ غریب لوگوں سے چندہ بٹور کر ہضم کیا جائے۔ اور اس طرح انہوں نے عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کا یہ نیا ڈھونگ رچایا ہے۔ ورنہ اگر حقیقت حال بھی ان کے اعلانات کے مطابق ہو تو دفاع ملکی کے نام سے لیا گیا چندہ اس کام میں خرچ ہونا چاہیئے۔ اور انہیں یہ ساری رقم گورنمنٹ پاکستان کے خزانہ میں جمع کرانی چاہیئے۔ کیونکہ دفاع کا کام احرار سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ ایسی رقوم کا ان سے حساب طلب کرے۔ اور جو روپیہ یہ لوگوں سے اس ضمن میں لے چکے ہیں۔ وہ ان سے وصول کر کے اسے صحیح مصرف میں لگائے۔ ملکی دفاع کا نام لے کر لوگوں سے چندہ وصول کر کے خود ہضم کر جانا نہایت ظالمانہ فعل ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد اس کا تدارک کرے۔

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کیطرف سے پروفیسر عبدالسلام کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

لاہور ۸ر اکتوبر۔ کل شام فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے مکرم جناب پروفیسر عبدالسلام صاحب صدر شعبہ ریاضیات گورنمنٹ کالج کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب چوہدری عبدالحمید صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب۔ ڈاکٹر احمد حسن صاحب محمد عبد اللہ صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور دیگر احباب شریک ہوئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب امریکہ اور برطانیہ کے مشہور تعلیمی اداروں میں جدید فزکس سے متعلق گراں قدر ریسرچ کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ پہلے پاکستانی سکالر ہیں۔ جنہیں آپ کی بیش بہا ریسرچ کے اعتراف کے طور پر سینٹ جانس کالج کیمبرج نے اپنا فیلو منتخب کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ سائنٹفک ریسرچ کے مشہور عالم امریکی ادارے آئن سٹائن انسٹی ٹیوٹ کے بھی فیلو رہ چکے ہیں۔ پہلے آپ کیمبرج یونی ورسٹی سے ریاضیات میں رینگلر شپ اور فزکس ٹرائی پوس کے امتحانات میں نہایت نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۹ء میں پاکستان واپس آئے تھے۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد آپ Theoretical Physics میں ریسرچ کرنے کے لئے دوبارہ کیمبرج تشریف لے گئے۔ وہاں Nuclear Physics کا ایک نہایت مشکل مسئلہ Value of the spin of meson جس پر امریکہ اور انگلستان کے کئی سکالر تین تین سال تک ریسرچ کرنے کے بعد ناکام رہ چکے تھے آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہی اس مسئلہ کا حل پیش کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ جب اس حل کو فزکس کی تجربہ گاہوں میں جانچا گیا۔ تو یہ حل اس میزان پر بھی پورا اترا۔ چنانچہ اب آپ کی بیش بہا ریسرچ کے نتیجہ میں یہ امر ایک مسلمہ صداقت میں تبدیل ہو چکا ہے کہ

Value of the spin of the meson engaged in Nuclear forces is zero

مزید چند ماہ میں آپ اپنی ریسرچ کے نتیجہ کو ضبط تحریر میں لے آئے۔ اور اس طرح وہ کام جو یونی ورسٹی قواعد کے مطابق تین سال میں مکمل ہونا چاہیئے تھا ایک سال میں ہی پایۂ تکمیل کو پہونچ گیا۔ قواعد کی پابندی کرتے ہوئے دو سال مزید گزرنے پر آپ کو یونی ورسٹی کی طرف سے باقاعدہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی جائے گی۔ آپ کی ریسرچ اور آپ کے thesis سے متاثر ہو کر سینٹ جانس کالج کیمبرج نے آپ کو اپنا فیلو منتخب کر لیا۔ حالانکہ رسمی طور پر آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری ابھی نہیں ملی تھی۔ آپ کی ریسرچ کا شہرہ سنکر سائنسی علوم کے مشہور امریکی ادارے "آئن سٹائن انسٹی ٹیوٹ" نے بھی آپ کو ایک خاص ریسرچ کے سلسلہ میں مدعو کیا۔ چنانچہ انگلستان سے فارغ ہو کر آپ امریکہ تشریف لے گئے اور وہاں اس انسٹی ٹیوٹ کے فیلو کی حیثیت سے مقیم رہے وہاں امریکہ کی فزیکل سوسائٹی نے آپ کو سوسائٹی کے سالانہ اجلاس میں اپنی ریسرچ پیش کرنے کی دعوت دی۔ اسطرح آپ کو امریکہ کے چوٹی کے سائنسدانوں سے خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔

پروفیسر عبدالسلام صاحب کو اس امر کا شدید احساس ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ نمایاں اور مسلسل کامیابیاں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل عطا کی ہیں وہ متمنی ہیں کہ بزرگان سلسلہ مزید کامیابیوں کے لئے

درخواستہائے دعاء

فضل الٰہی صاحب ڈسپنسر شورکوٹ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم صاحب اوکاڑہ تقریباً چار ماہ سے بیمار ہیں۔

خواجہ محمد عبد اللہ صاحب ابن خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ امۃ اللہ اور اس کے بھانجے عبدالحکیم کو گذشتہ دنوں آسنور (کشمیر) میں باؤلے کتے نے زخمی کر دیا۔

چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ کی چھوٹی لڑکی طاہرہ، درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔

چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں

میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ کے پیر میں پھوڑا نکل آیا ہے

سید سجاد حیدر صاحب (ہمشیرہ زادہ سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ) ایک محکمانہ مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔

عبدالوہاب صاحب سیکرٹری وصایا کراچی کی والدہ۔ اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار ننکانہ بافواہ نفخ جگر کی تکلیف میں شدید بیمار ہیں۔

سردار رحمت اللہ صاحب تارپائی زمیندار حانپور (۹۲) اونٹ پر سے گر جانے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں نیز بعض شدید مشکلات میں بھی گرفتار ہیں۔

محمد احمد صاحب ناصر اسسٹنٹ انسپکٹر ورکس کیمبل پور حال والٹن ریلوے سکول لاہور اور ان کے نسبتی بھائی اے۔ ڈی حیدر صاحب خلف چوہدری بدرالدین صاحب شہید راولپنڈی کا ریفریشر کورس کا فائنل امتحان ہونے والا ہے۔ مرزا عبدالمنان صاحب راحت راولپنڈی مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں نیز انکو درد گردہ کی بھی شکایت رہتی ہے

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازی خان کی خوشدامن صاحبہ سعیدہ بیگم۔ اہلیہ جناب مولوی ڈاکٹر ظفر حسن صاحب انچارج سول ہسپتال بوچال کلاں ضلع جہلم ایک لمبے عرصہ سے اعصابی مرض میں مبتلا ہیں اور سخت کمزور ہیں۔

غلام محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ورستہ چیچہ۔ ڈاکخانہ نرہا ضلع گوجرانوالہ چار سال سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے بیماروں کو شفا دے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء

کیا یہ "دفاع پاکستان" ہے؟

چند احراری مجمع بازوں نے جن میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری پیش پیش ہیں طمع نفسانی کے لئے حکومت کے بعض سادہ دل مگر ذمہ وار ارباب اختیار کو اور بعض مسلم لیگی زعماء کو جو آسانی سے ان کے فریب میں آ سکتے ہیں "دفاع پاکستان" کے پردہ میں فریب دے کر ملک میں انتشار پھیلانے کی مہم جاری رکھنے کے لئے جواز پیدا کر لیا ہوا ہے۔ حالانکہ "دفاع پاکستان" تو صرف ایک آڑ ہے۔ اصل میں یہ احراری لیڈر اس آڑ میں ملک میں اپنے وہی شنیع ارادے پورے کر رہے ہیں۔ جو تقسیم سے پہلے ان کے تھے۔ اور تقسیم سے پہلے تو مسلم لیگ کی مخالفت کھلم کھلا اس لئے کر سکتے تھے۔ کہ ان کے پیٹ دشمنان اسلام کی داد و دہش سے خوب بھر جاتے تھے۔ مگر اب جب یہ دیکھا کہ اس طرف سے کمک پہونچنے میں کچھ مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ تو انہوں نے "بہ یک کرشمہ دو کار" والی چال چلنا مناسب سمجھا۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ اس میں ہماری سادگی اور غفلت کی وجہ سے کسی حد تک کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اور ہمارے سادہ دل اور بھولے بھالے ارباب اختیار ان کے اس جال میں آسانی سے پھنس جاتے ہیں۔

حیرت ہے کہ وہ شخص جس نے انہی عوام کے سامنے سٹیج پر کھڑے ہو کر یہ نعرہ لگایا تھا کہ

"ماں نے ایسا بیٹا ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"

آج وہ اتنا تبدیل کس طرح ہو گیا ہے کہ وہ "دفاع پاکستان" پر تقریریں کرتا پھر رہا ہے۔ آخر ہمیں بتایا جائے کہ مسلم لیگی لیڈروں اور ارباب حکومت نے وہ کونسا جادو کیا ہے۔ کہ جس سے ایسے دشمن پاکستان کی ہیئت قلبی ہو گئی ہے؟ بلکہ اب جبکہ خود ان ارباب حکومت نے اور مسلم لیگی زعماء نے عطاء اللہ شاہ بخاری کے جلسوں کی صدارت کر کے اپنے کانوں سے ساری باتیں سن لی ہیں۔ اور اس طرح ان کو یقیناً یہ معلوم ہو جانا چاہیئے تھا۔ کہ "دفاع پاکستان" تو محض ایک ڈھونگ ہے۔ دراصل عطاء اللہ شاہ بخاری اپنے پرانے شنیع ارادوں کی تکمیل کے لئے ہی زمین ہموار کر رہا ہے۔ تو ہمارے ان سادہ دل دوستوں کی سمجھ میں کم سے کم اتنا تو ضرور آ جانا چاہیئے تھا کہ وہ امن کے چشمہ کی بجائے انارکی کے لاوے کا دہانہ کھولنے میں مدد دے رہے ہیں۔

بے شک بیمار دماغوں کو احمدیوں کی ترہیب و تخویف اور احمدیوں کے قابل احترام بزرگوں کی توہین پر مشتمل سر تا پا کذب آمیز تعلیاں سرور بخش اور لذت انگیز محسوس ہوتی ہیں۔ اور اس مسحور کن فضا میں وہ وہ سننا گوارا کر لیتے ہیں جس میں احراریوں کے شنیع ارادوں کی طرف کھلے کھلے اشارے بھی ہوتے ہیں۔ ہمیں حیرت تو اس بات سے ہے کہ وہ ہوشمند لوگ جن کے سپرد عوام نے اپنی امانت کی ہوئی ہے۔ تاکہ وہ ملک میں ہر بے انصافی کا قلع قمع کریں۔ وہ خود باوجود اچھی طرح جاننے کے ملک میں ایسا زہر پھیلانے میں ممد و مددگار کیوں بن رہے ہیں۔ جس کا تریاق دریافت کرنا ان کا فرض منصبی ہے؟

شائد یہ فریب اس لئے جان کر کھایا جاتا ہے کہ (۱) اگر احمدیوں کے خلاف زہر چکانی کی احراریوں کی شرط مان لی جائے تو اس سے کوئی نقصان نہیں۔ احمدی تو بہرحال ہماری جیب میں ہیں۔ ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ چون و چرا کر سکیں۔

(۲) عطاء اللہ شاہ احمدیوں پر خوب پھبتیاں کستا ہے۔ عوام اس چٹخارہ کے لئے انبوہ در انبوہ جمع ہوتے ہیں۔ اس کا فائدہ اٹھانے میں کیا حرج ہے

ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ قیاس سو فیصدی درست ہے۔ یہ غلط ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ درست نہیں ہے تو ہم یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ باوجود اس حقیقت کا ذاتی علم ہونے کے کہ احراری لیڈر خاص کر عطاء اللہ شاہ بخاری، احسان احمد شجاع آبادی۔ تاج الدین انصاری۔ محمد علی جالندھری بڑے بڑے مجمعوں میں احمدیوں کے خلاف خطرناک اشتعال انگیزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حکومت کا انہیں نہ روکنا کس مصلحت ملکی اور حکومتی پالیسی کے لحاظ سے جائز ہے؟ ہمیں وہ مصلحت ملکی اور وہ حکومتی پالیسی بتا دی جائے۔ تاکہ ہم ملکی مفاد کے پیش نظر جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا اس کو خوشی سے برداشت کر کے حکومت کو اپنی وفاداری کا ایک اور ثبوت بہم پہنچانے کے قابل ہوں۔

جب حکومت کے ذمہ وار عہدہ دار بڑے بڑے شہروں کے مسلم لیگی زعماء احراریوں کے جلسوں کی صدارت کر رہے ہیں۔ اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں۔ تو ہمارے لئے یہ باور کرنا نہایت مشکل ہے۔ کہ حکومت کو شائد اس کا علم نہ ہو۔ علم ہے اور ضرور ہے۔ اسی لئے ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں بتائے کہ اگر واقعی احمدیوں کی اس طرح ترہیب و تخویف اور احمدیوں کے قابل احترام بزرگوں کی تضحیک و توہین ملکی مفاد کے لئے ضروری ہے۔ اگر حکومت ہم پر یہ واضح کر دے۔ کہ ایک ملک خاص کر پاکستان ایسے جدید ملک کے قیام و استحکام کے لئے یہ لابدی ہے کہ پاکستان کا وہ دشمن جو کہتا تھا کہ

"ماں نے بیٹا ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا دے"۔

اگر ایک قلیل التعداد جماعت کی، خواہ وہ حکومت کی وفاداری کا کتنا ہی دم کیوں نہ بھرتی ہو تذلیل و تضحیک اور تخویف و ترہیب کر کے انصاف کا خون بھی کرے۔ تو اس کو ایسا کرنے کے لئے کھلی چھٹی ہونی چاہیئے۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہمیں حکومت پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

کیا یہ اندھیر نہیں ہے کہ یہ "آل رسول" بننے والا انسان عوام کے اتنے بڑے مجمع میں صریح جھوٹ محض اشتعال انگیزی کے لئے کہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ بہتان عظیم باندھنا نعوذ باللہ؟

"وہ پاکستان اور ہندوستان کو ملا دینے کے خواب دیکھ رہا ہے۔"

حکومت کی کسی توجہ کے قابل نہیں ہے؟ پاکستان کے عوام میں ایسی اشتعال انگیزی کیا پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے ہے یا اس شنیع قطعہ نظر سے ہے۔ کہ "پاکستان کی پ بنانے والا بیٹا ہی کسی ماں نے نہیں جنا"؟

قربانی کی رفتار کو تیز کرو

"ایک دفعہ پھر میں آپ لوگوں سے خواہ مرد ہوں خواہ عورت۔ خواہ بچے۔ کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کو مارنے کے لئے دشمن جمع ہیں اپنی غفلت چھوڑ دو۔ قربانی کو بڑھاؤ اور اس کی رفتار کو تیز کر دو۔ تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد ادا کرو۔ سادہ زندگی اور پیسہ بچانے کی عادت ڈالو۔ اور تبلیغ کو وسیع کر دو۔ دنیا پیاسی مر رہی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح مومنوں کو روحانی جہاد کے لئے آگے بلا رہی ہیں۔ تم کب تک خاموش رہو گے۔ کب تک بیٹھے رہو گے؟ قربانی کرو اور آگے بڑھو اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کر دو۔" (از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

کفرانِ نعمت

"پس ایسے ذرائع کو اختیار کرنا چاہیئے جن سے قوم کے دماغ کی تربیت ہو اور خصوصاً نوجوانوں کے دماغ کی تربیت ہو"۔ (ارشاد حضرت المصلح الموعود)

ہمارا سالانہ اجتماع (۱۲۔۱۳۔۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء) دماغی تربیت کے لئے ایک بہترین موقعہ ہے۔ میرے خدام بھائی جو شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود شامل نہ ہونگے وہ کفران نعمت کے مرتکب ہوں گے۔ (خاکسار شبیر احمد معتمد مرکزیہ)

چک ۶۹ میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۶۹ شمالی ضلع سرگودھا کا سالانہ تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۱/۱۰/۵۱ کو ہوگا۔ لہٰذا ارد گرد کے احباب کو چاہیئے کہ اس میں شامل ہو کر مبلغین سلسلہ کی تقاریر سے فائدہ حاصل کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

حضرت امام حسین رضؓ کی قربانی کے مقصد کو یاد رکھیں

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

اللہ تعالیٰ اپنی توحید کے قیام کے لئے انبیاء و مرسلین اور اپنے برگزیدہ اور مقربین کو کھڑا کرتا ہے۔ مادہ پرست اور بت پرست انسان ان کی اس آواز پر جز بز ہوتے ہیں۔ اور ان کے مشن کے راستہ میں ہزار ہا روکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ اور انہیں توحید کی منادی سے برگشتہ کرنے کے لئے ترغیب و ترہیب کے تمام حیلوں سے کام لیتے ہیں حق و باطل کی یہ جنگ کبھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کبھی یہ معرکہ زمانی طور پر طوالت پکڑ لیتا ہے۔ ان جنگوں میں آخری فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ لیکن اس فتح کے دن سے پیشتر بڑے خوفناک اور زلزلہ افگن حالات پیش آتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مادی نگاہیں یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ باطل کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ اور حق مغلوب ہو گیا کیونکہ بعض اوقات حق کے حامی افراد مادی طور پر ہدفِ آلام بن جاتے ہیں۔ بلکہ وہ اس راہ میں جامِ شہادت پی لیتے ہیں۔ وہ راہِ عشق باری تعالیٰ کے ایسے رہرو ہوتے ہیں۔ جنہیں اپنی منزل تک پہنچنے سے کوئی عبار، کوئی رکاوٹ اور کوئی تکلیف روک نہیں سکتی۔ ان کا نعرہ حق یہی ہوتا ہے۔

گر زمیں زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ گم گردد رہِ رخشانِ تو

(۲)

ان مقدسوں کی زندگی کا طغرائے امتیاز یہ ہے کہ وہ توحیدِ ربانی کے قیام کے لئے ہر قربانی کو شوق سے پیش کرتے ہیں۔ ان کی زندگی کا نصب العین یہی ہوتا ہے کہ اپنے ماحول میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کو جلوہ گر کرنے میں پروانوں کی طرح شمعِ حقیقت پر نثار ہو جائیں۔ وہ ہر نقصان کو اور اپنی ہر بے عزتی کو برداشت کر سکتے ہیں لیکن اپنے جیتے جی اللہ تعالیٰ کی توحید پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ غزوۂ اُحد میں ان عشاقِ ایزدی کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طبیعت کا کیا ہی دلکش نمونہ پیش فرمایا۔ جب کفار نے یہ نعرہ لگایا۔ "انا قتلنا محمداً" تو آپ نے خاموش رہنے کا ارشاد فرمایا۔ جب کفار نے کہا۔ کہ ہم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی قتل کر دیا۔ تب بھی پاکوں کے سردار (علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ) نے خاموشی کو ترجیح دی لیکن جونہی کفار کے منہ سے "اعل ھبل" کے الفاظ نکلے تو توحید کا پروانہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بے قرار ہو گیا۔ اور آپ نے اپنے رفیقوں سے کہا کہ باآواز بلند "اللہ اعلیٰ و اجل" کا نعرہ لگاؤ۔ یہ نعرہ جس شان سے لگایا گیا اس سے فضا گونج اٹھی۔ اور باطل کے ستاروں کو بھاگنے کے سوا کچھ بن نہ آیا۔ یہ جنگ کا موقعہ تھا۔ اور سردارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور چور تھے۔ اور آپ کے سامنے آپ کے محبوب صحابہ میں سے بیسیوں کے مبارک جسم خاک و خون میں لت پت شہید پڑے تھے۔ مگر غیرتِ توحید تھی۔ جس نے آپ کو "اعل ھبل" سن کر بے تاب کر دیا تھا۔

(۳)

امن کے زمانہ میں بھی یہ برگزیدہ بندے اسی مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ اور توحید باری کے قیام کے لئے ان کے سارے اوقات وقف ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسی دن جب کہ آپ کا صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوا تھا۔ سورج کو گرہن لگا۔ بعض کمزور طبیعت انسانوں نے کہہ دیا کہ ابراہیمؓ کے ماتم میں سورج گرہن ہو گیا ہے۔ ہوتے ہوتے یہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک بھی پہنچ گئی۔ بے شک آپ صاحبزادہ ابراہیمؓ کی وفات سے غمگین و محزون تھے۔ آپ آبدیدہ تھے۔ لیکن جونہی آپ نے منافیٔ توحید کلمہ سنا۔ آپ نے صحابہ کو مسجد نبوی میں جمع فرمایا۔ اور غیرتِ توحید سے لبریز خطبہ میں انہیں آگاہ فرمایا کہ:۔

"سورج اور چاند خدا تعالیٰ کے نشانہائے قدرت میں سے ہیں۔ ان کو کسی کی زندگی اور موت سے گرہن نہیں لگا کرتا۔"

یہ غیر معمولی اقدام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض توحید کی حفاظت کی خاطر اٹھایا۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے صدہا واقعات نظر آتے ہیں۔ آپ کی زندگی سراپا غیرتِ توحید تھی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب حدود اللہ کی بے حرمتی ہوتی۔ تو آپ ان کی حفاظت کی خاطر ضرور اقدام فرماتے۔

(۴)

انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں میں یہ نمونہ ہر جگہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق موجود ہے۔ اور پھر ان سے اتر کر ان کے اتباع اور پیرؤوں میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ خاتم المرسلین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آغوشِ محبت میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی تربیت فرمائی تھی۔ اس کا لازمی نتیجہ تھا۔ کہ خانوادۂ نبوت کے یہ دونوں چشم و چراغ اپنے اپنے اوصاف میں یکتا و بے نظیر ثابت ہوتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تاریخ میں ان دونوں مقدسوں کی زندگی درخشندہ ہے۔ اسلامی شریعت کے قیام کے لئے بے لوث اور بے غرض قربانی پیش کرنے میں دونوں ایک دوسرے سے آگے نظر آتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی شہادت کے بعد جب خلافت اور امارت کا سوال پیش ہوا۔ اور جمہور مسلمان حضرت امام حسنؓ کے ساتھ تھے مگر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے کہ اس خلافت کے مسئلہ پر جواب محض حکومت کے مسئلہ تک محدود ہو چکا تھا مسلمانوں میں خونریزی یقینی ہے اور ان کے دو گروہ بن کر ان میں تفرقہ ہو جائے گا۔ تو انہوں نے محض اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اپنے حق حکومت سے دستبرداری اختیار کر لی۔ کیونکہ یہ پاک لوگ جاہ و حشمت کے طالب نہیں ہوتے اور وہ انہیں توحید کی حفاظت میں عزت و ناموس کے قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں ہوتا۔ حضرت امام حسنؓ کی اس بے نظیر قربانی سے مسلمانوں میں روحانیت پرور رو چل گئی۔ اور امت مسلمہ کے فرزندوں میں دنیا طلبی کا جذبہ مردہ ہو کر رہ گیا۔

(۵)

حضرت امام حسنؓ کے اس واقعہ کے چند سال بعد جب کہ اسلامی جمہوریت کو ختم کر کے استبدادیت کو فروغ دیا جا رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے مقابل اصنام کھڑے کئے جا رہے تھے۔ تب پھر ایک قربانی کی ضرورت تھی مگر اب کی دفعہ وہ قربانی خون کے سمندر کی موجوں کی صورت میں پیش ہونے والی تھی مشیت ایزدی نے اس قربانی کے لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے نواسے اور جگر گوشہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا۔ یزیدی فوجیں طاقتور اسلحہ سے مسلح تھیں۔ اور سید الشہداء خدا تعالیٰ کے قائم کردہ اصولِ خلافت و امارت کی حفاظت کے لئے تہتا ہونے کے باوجود میدان کربلا میں حاضر تھے خاندانِ نبوی کے زندہ افراد کی جمعیت ان کے ساتھ تھی وہ جنگ کے لئے نہ گئے تھے۔ ورنہ ہزاروں فرزندانِ توحید کی معیت میں ہوتے۔ وہ تو اسلامی اصول کے دفاع کے لئے سلبی مقاومت پیش کرنا چاہتے تھے۔ یزیدی فوجوں نے اپنے اقتدار اور طاقت کے نشہ میں مخمور ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ دوسرے گلہائے بستانِ محمدی کے پامال کرنے کو وقت کا سب سے بڑا کارنامہ سمجھا اور ان مقدسوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ ان پروانوں نے شمعِ توحید پر قربان ہونے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کی۔ وہ ذبح ہو رہے تھے۔ اور زبانِ حال سے کہہ رہے تھے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

تاریخ نے بتا دیا۔ کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دن درحقیقت یزید کی موت واقع ہوئی تھی حسینؓ تو آج بھی زندہ ہیں۔ اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ راہِ حق میں مرنے والے کبھی مرا نہیں کرتے۔ لیکن یزید اسی وقت سے مردہ ہے اور ہمیشہ مردہ رہے گا جب اس نے حضرت امام حسینؓ کے قتل کا عزم کیا تھا۔

(۶)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کی خاطر تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اور مظلومیت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کیلئے یہ امر سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔ کہ ان کے نام لیوا ان کی وفات کے بعد اس جادہ سے منحرف ہو جائیں۔ جس پر وہ عمر بھر گامزن رہے اور جس کی خاطر انہوں نے جان دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصائب اور تکالیف کو ان کی الوہیت پر دلیل قرار دے کر نصاریٰ کی ایک جماعت نے خود حضرت مسیح علیہ السلام پر ظلم کیا ہے اسی طرح سے کچھ لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر شرک و بدعت کو قائم کر کے یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت امام حسینؓ کے مسلک کی پیروی کر رہے ہیں حالانکہ وہ لوگ اپنے عمل سے اس معصوم پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ بھائیو! اسلام سے پہلے کچھ پارسا لوگوں کی قربانیوں اور ان کے خون کو ان کی قوموں نے ضائع کر دیا۔ کیونکہ وہ اس نصب العین کو بھلا بیٹھیں۔ جس کی خاطر ان مقدسوں نے قربانی پیش کی تھی وہ اس راستہ سے منحرف ہو گئیں جس پر ان کے پیشوا چلتے رہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے خیر امت قرار دیا ہے۔ انہیں ہر قسم کی افراط و تفریط سے بچنا چاہیئے۔ اور اس بات کو کبھی نظرانداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ توحید کا قیام ہی سب نبیوں اور ولیوں کا مشترکہ مقصد ہے۔ اور اسی مقصد کو قائم کرنے کے لئے وہ تمام قربانیاں کرتے رہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی بھی اسی سلسلہ کی ایک زریں کڑی ہے۔ اس شاندار قربانی کی یہ کتنی توہین ہے۔ کہ اسی کو توحید اور قیامِ شریعت کے خلاف عمل پیرائی کے لئے حجت گردانا جائے۔ اسی صورت توہین کو دیکھ کر بھی بعض علمائے امت نے غلو کرنے والوں کو متنبہ کرنے کے لئے بعض ایسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جنہیں جہالت یا شرارت سے بنائے مخاصمت بنایا جاتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ قربانی کے سب معترف ہیں۔ مگر جب اسے توحید باری تعالیٰ کے مقابل رکھ لیا جاتا ہے۔ تو باہم اختلاف رائے ہوتا ہے۔ علمائے امت کی گفتگو اسی محور پر ہوتی ہے۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کے مقصد کو یاد رکھیں۔ اور اسلامی اصولوں کو رائج کرنے کے لئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ یہی اس قربانی کی بہترین یاد ہے۔

شکریۂ احباب

میرے عزیز بھائی منشی عبد الغفور صاحب اور ان کے سات سالہ عزیز بچے عبد اللطیف کے قتل پر احباب کی جانب سے کثرت سے تعزیت کے خطوط پہنچ رہے ہیں۔ میں فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ الفضل ان کی خدمت میں شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر میرا ساتھ دیا۔ اور میرے ساتھ شریک غم ہوئے۔

(حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

اسلام کا نظام مالیات

(۲)

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۲) اسراف سے پرہیز

دوسرا ضابطۂ عمل جو اسلام نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اس پر بہت زور دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنی آمد کی نسبت خرچ کو کم کریں۔ اور ہر روز یا ہر ماہ جو کچھ ہم کمائیں۔ اس کو اس طریق سے خرچ کریں۔ کہ اس میں سے کچھ رقم بچتی رہے۔ جو ضرورت اور مشکل گھڑیوں میں ہمارے کام آئے۔

آج کل کے متمدن ممالک نے اس راز کو سمجھا ہے۔ اور آمد و خرچ کے بجٹ مرتب کر کے اس کے مطابق رعایا کی خوشحالی کے لئے کچھ رقم خرچ کر کے ہنگامی حالات کے لئے بجٹ کے کچھ حصہ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام نہ صرف اجتماعی زندگی میں ہمیں یہ سبق دیتا ہے۔ بلکہ انفرادی زندگی میں بھی وہ اس اصل کو فراموش نہیں کرتا۔ کیونکہ ہمیشہ افراد کا کردار ہی قوموں کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جس قوم کے افراد لاپرواہ ناعاقبت اندیش ہوں گے۔ وہ قوم دنیا میں کبھی سرخرو نہیں ہوگی۔ جس قوم کے افراد عقلمند ذہین اور عاقبت اندیش ہوں گے۔ وہ قوم ہمیشہ خوشحال اور فارغ البال رہے گی۔ غرض اس اصل کی تلقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ (انعام) کہ تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے کھاؤ۔ اور پیو۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ اس بارے میں حد اعتدال سے تجاوز نہ کرنا۔

اسی طرح ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ ایک شخص نے اس امر کی خواہش کی۔ کہ وہ اپنی ساری جائیداد وصیت کر دے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس کو قبول نہ فرمایا۔ اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کی منظوری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعھم عالۃ یتکففون الناس فی ایدیھم (بخاری کتاب الوصایا) کہ اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے۔ کہ وہ فقیر اور محتاج رہ جائیں۔ اور بھیک کے لئے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

ان احادیث اور آیات قرآنیہ سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام نے مسلمانوں کو اپنی اقتصادی بہبودی کے لئے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہی متنبہ کر دیا تھا۔ مگر افسوس کہ آج مسلمانوں کا نام تو کنگال ہے۔ لیکن ہندو کا نام ساہوکار ہے۔ کیونکہ مسلمان کو شراب و کباب نے برباد کر دیا۔ اور ہندو بھلے اور پکوڑیوں میں ہی ساہوکار ہو گیا۔

(۳) بخل سے پرہیز

اسلام نے جہاں اسراف سے بچنے کے متعلق تعلیم دی۔ وہاں اسکی دوسری انتہا بخل سے بچنے کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ عام طور پر دوسری قوموں اور مذاہب نے اقتصادیات کے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بلکہ بعض حالات میں اسکو بنظر استحسان دیکھا ہے۔ لیکن اسلام چونکہ امۃ وسطاً ہونے کا دعویدار ہے۔ اس کے نزدیک بخل بھی انسانی زندگی اور قومی کردار پر اتنا ہی بدنما دھبہ ہے۔ جتنا کہ اسراف۔ بخل ایک ایسی بیماری ہے۔ جو بہت سی بیماریوں کو دعوت دیتی ہے۔ ذخیرہ اندوزی۔ سود۔ بلیک مارکیٹ۔ خیانت یہ تمام جراثیم بخل ہی کی پیداوار ہیں۔ بخل محرک ہوتا ہے روپے کو ہر جائز و ناجائز طریق پر جمع کرنے کا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی قوم کا ماٹو محض دولت جمع کرنا ہی ہو۔ تو وہ اس کے حصول کے لئے درپردہ اور بالواسطہ ایسے وسائل اختیار کرنے کی بھی اجازت دے گا۔ جو ممکن ہے۔ محض دنیاوی نقطۂ نگاہ سے تو درست ہوں۔ لیکن اخلاقی لحاظ سے وہ انسانی زندگی میں ایسے جراثیم پیدا کر دیں گے۔ جن کا نتیجہ عالمگیر جنگیں۔ قحط۔ دائمی بغض اور عناد ہوگا۔ یہی وہ راز ہے جو اسلام نے ہمیں بتایا ہے۔ اور یہی وہ راز ہے جس کے عدم علم کی وجہ سے آج ملک گیری کی ہوس بڑی بڑی قوموں پر سوار ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک انسان دوسرے انسان کی ہلاکت کے لئے دن رات سکیمیں مرتب کر رہا ہے۔ اور ایک قوم دوسری قوم کی تباہی کے لئے مہلک سے مہلک ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ سچے مسلمان اور مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت بیان فرماتا ہے۔ کہ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما۔ کہ اصل مومن وہ لوگ ہیں۔ جو خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف سے کام لیتے ہیں۔ یعنی ان کے بجٹ خسارے کے بجٹ نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں۔ یعنی ان کے بجٹ بچت کے ہوتے ہیں۔ لیکن اس بچت کے نہیں جو کہ اپنے اوپر اور اپنے ہمسایوں اور دوسرے مسلمانوں پر ظلم اور حق تلفی کر کے کی گئی ہو۔ بلکہ ان کے مصارف اس کے بین بین ہوتے ہیں۔ یعنی وہ خرچ کرتے وقت اپنے حقوق کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ اور اپنی قوم کے حقوق کو بھی فراموش نہیں کرتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل)

یعنی اے مسلمان تیرا نظریہ حیات یہ ہونا چاہیئے کہ نہ تو تو خرچ کرنے میں انتہائی بخل سے کام لے۔ اور نہ حد سے زیادہ اسراف سے کام لے۔ کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ کہ کاش آج کی مصیبت کے لئے کچھ بچا لیتا۔

پس ان احکام سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اسلام اس امر کا حامی ہے۔ کہ نظام معیشت کو قائم رکھنے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ انسان ضرورت کے لئے کچھ بچاتا رہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے کچھ خرچ بھی کرتا رہے۔ اس سے اس کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت بڑھے گی۔ لوگ اس کو اپنا رہنما اور لیڈر ماننے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے اور ان دونوں کے درمیان ایک ایسا رابطہ قائم رہیگا۔ جس کے ذریعہ سے وہ ایک دوسرے کی مشکلات سے آگاہ رہیں گے۔ اور مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کے لئے خندہ پیشانی سے تیار رہیں گے۔ اور جہاں ایسا رابطہ اور اتحاد ہوگا۔ وہاں ناکامی۔ خجالت اور مصیبت ان سے کوسوں دور بھاگے گی۔

۴۔ سرمایہ داری کی مذمت

اسلام جہاں کسب معاش کی ترغیب و تحریص دلاتا ہے۔ وہاں سرمایہ داری کی حوصلہ شکنی بھی فرماتا ہے۔ سرمایہ داری ایک ایسا مذموم ہتھیار ہے۔ جس کی مدد سے چند افراد ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں پر تسلط و اقتدار حاصل کر لیتے ہیں۔ اور انہیں حیوانوں کی طرح جدھر چاہیں ہانکے پھرتے ہیں۔ ملک میں جہالت۔ غربت اور افلاس کا دور دورہ ہوتا ہے۔ سرمایہ دار نہیں چاہتے۔ کہ عوام تعلیم کی دولت سے مالامال ہو کر ان کی مذموم سرمایہ داری کو آئینی طریق سے ختم کر دیں۔ اس لئے وہ ان کی تعلیمی ضروریات کو نظر انداز کر کے ہمیشہ کے لئے انہیں اپنا مزدور بنائے رکھنے کے لئے ایسی ہر تجویز کی مخالفت کرتے ہیں۔ جو ان کی بہبودی اور بہتری کے لئے اختیار کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ملک میں بے شک چند لوگ تو خوشحال اور فارغ البال ہوں گے۔ لیکن اکثریت غربت و افلاس کے قوی ہیکل دیو کے شکنجہ میں کسی ہوگی۔

دیگر مذاہب کی تعلیمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ افراد کو کسب معاش کی کشمکش سے دستکش رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو دیگر حیوانوں۔ رینگنے والے جانوروں۔ اڑنے والے پرندوں اور چرنے والے چرندوں کی طرح بے دست و پا ہو کر قدرت کے سپرد کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ چنانچہ انجیل متی باب ۶ آیت ۲۴ میں لکھا ہے :۔

"تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی جان کا فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے؟ کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو۔ کہ نہ بوتے ہیں۔ اور نہ کاٹتے ہیں۔ اور نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدرت نہیں رکھتے"۔

اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ جو قوم اور مذہب اپنے متبعین کو اس قسم کی تعلیم دیتا ہو۔ اس قوم کے افراد ہمیشہ ہمیش کے لئے دیگر قوموں کے دست نگر اور ان کے رحم و کرم پر زندگی بسر کرنے کے عادی ہوں گے۔ وہ ان پر جس طرح چاہیں گے حکومت کریں گے۔ اور ہمیشہ عقیدتاً و مذہباً اس غلامی کی زندگی پر شاکر رہیں گے۔ اور کبھی ترقی نہیں کر سکیں گے۔

چنانچہ عیسائیوں نے جب تک اس تعلیم پر عمل کیا۔ وہ دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ بالکل الگ زاویۂ خمول میں پڑے سوتے رہے۔ لیکن جب انہوں نے اسلام کے نظریہ "کسب معاش کے لئے جد و جہد" کو اپنایا۔ اس وقت سے ان کا نفوذ شروع ہوا یہاں تک کہ ایک وقت ان کی حکومت دنیا میں اس قدر وسعت اختیار کر گئی۔ کہ ان کی مملکت پر کبھی سورج غروب نہ ہوتا تھا۔ افسوس کہ خود مسلمانوں نے اب تک اس نظریہ کو چھوڑ کر دون ہمتی اور غلط توکل کو اختیار کئے رکھا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے ہاتھوں سے رفتہ رفتہ حکومت۔ تجارت۔ صنعت ہر چیز نکلتی گئی۔ اور بالآخر وہ ذلت۔ جہالت اور نکبت میں گرفتار ہو گئے۔ اب بھی جبکہ ان میں پھر سے بیداری کا شعور پیدا ہونے لگا ہے۔ اگر وہ صحیح معنوں میں اسلامی اصولوں کو اپنائیں گے۔ تو رفتہ رفتہ طاغوتی طاقتیں کمزور ہوتی جائیں گی۔ اور یاجوج ماجوج کی دیواریں پگھل جائیں گی۔ اور اسلام کی آہنی دیوار مضبوط اور مستحکم ہو جائیگی۔ (باقی)

ولادت

(۱) ملک محمد اکبر علی خاں صاحب واقف زندگی نیجر مکتبہ تحریک لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا تولد ہوا۔ عزیز نومولود شیخ حسین علی صاحب بٹالوی مرحوم کا پوتا اور ملک محمد دین صاحب ایمن آبادی سب انسپکٹر پولیس کا نواسہ ہے۔

(۲) چوہدری محمد اسلم صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ریلوے ہیرا سنگھ کو خدا تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ (۳) محمد ابراہیم صاحب شاد مدرس چور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کو خدا تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ (۴) مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور ملایا کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب ان سب بچوں کی درازی عمر، نیک اور صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمان پر خدا نے مجھے بتایا ہے کہ آخر اسلام ہی کی فتح ہوگی

مرتبہ شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(الوصیت صفحہ ۷،۸)

"میں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کے انتخاب سے بھیجا گیا ہوں تا میں مخالفوں کو رفع کروں اور پیچیدہ مسائل کو صاف کر دوں اور اسلام کی روشنی دوسری قوموں کو دکھلاؤں اور یاد رہے کہ جیسا کہ ہمارے مخالف ایک مکروہ صورت اسلام کی دکھلا رہے ہیں یہ صورت اسلام کی نہیں بلکہ وہ ایک چمکتا ہوا ہیرا ہے جس کا ہر ایک گوشہ چمک رہا ہے اور جیسا کہ ایک بڑے محل میں بہت سے چراغ ہوں اور کوئی چراغ کسی دریچہ سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے اور اس کی قوت روحانی بجائے خود ایک چراغ ہے اور اس کے ساتھ خدا کی نصرت کے نشان ہیں وہ ہر ایک نشان چراغ ہے اور جو شخص اس کی سچائی اور اظہار کیلئے خدا کی طرف سے آتا ہے وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے۔ میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گذرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں یہ گواہی دوں اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشمکش شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی کہ اس کشتی میں آخر کار اسلام کو غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات نہیں ہوتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کریگا۔ اس مذہبی جنگ میں مجھے حکم ہے کہ میں حکم کے طالبوں کو ڈراؤں اور میری مثال اس شخص کی ہے جو ایک خطرناک ڈاکوؤں کے گروہ کی خبر دیتا ہے . . . .

. . . . . جو ایک گاؤں کی غفلت کی حالت میں اس پر ڈاکہ مارنا چاہتے ہیں۔ پس جو شخص اس کی سنتا ہے وہ اپنا مال ان ڈاکوؤں کی دستبرد سے بچا لیتا ہے اور جو نہیں سنتا وہ غارت کیا جاتا ہے ہمارے وقت میں دو قسم کے ڈاکو ہیں۔ کچھ تو باہر کی راہ سے آتے ہیں اور کچھ اندر کی راہ سے اور وہی مارا جاتا ہے جو اپنے مال کو محفوظ جگہ میں نہیں رکھتا۔ اس زمانہ میں ایمانی مال کے بچانے کے لئے محفوظ جگہ یہ ہے کہ اسلام کی خوبیوں کا علم ہو۔ اسلام کی قوت روحانی کا علم ہو۔ اسلام کے زندہ معجزات کا علم ہو اور اس شخص کا علم ہو جو اسلامی بھیڑوں کے لئے بطور گلہ بان مقرر کیا جائے کیونکہ پرانا بھیڑیا اب تک زندہ ہے وہ مرا نہیں ہے۔ وہ جس بھیڑ کو اس کے چرانے والے سے دور رکھے گا وہ ضرور اس کو لے جائیگا"۔

"اے بندگانِ خدا آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے . . . . .

- - - - - - - - - - - - - -

. . . . . اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (یعنی خدا کی وحی) وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔

میں اپنے دعویٰ کی نسبت اسقدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ اور طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ ہے کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے"۔

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

احمدی نوجوانوں سے!

خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر وہ ایام قریب آ رہے ہیں جبکہ خدام الاحمدیہ — یعنی نوجوانانِ احمدیت اپنے مرکز میں جمع ہوں گے۔ خالص اسلامی اور روحانی فضا میں کچھ وقت گذارنے کی توفیق پائیں گے۔ اپنے فکر و عمل کا جائزہ لیں گے اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش ارشادات سے مستفیذ ہو کر اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنے اندر نیک اور پاکیزہ تغیر پیدا کرنے کی سعی کریں گے تا اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا دن قریب سے قریب تر آ سکے۔

جو خادم ہر سال اس اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں وہ اس کی برکات و فیوض سے خوب واقف ہیں — لیکن ایک خاص حصہ ایسے احمدی نوجوانوں کا بھی موجود ہے جو ابھی اپنے اس اجتماع کی اہمیت سے ناآشنا ہے۔ ایسے نوجوانوں کی خدمت میں بصد ادب و احترام گذارش ہے کہ وہ خدا را حالات کی نزاکت اور واقعات کی رفتار کی روشنی میں اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا عمل ایک زندہ۔ بڑھنے والی اور دنیا میں چھا جانے والی قوم کے نوجوانوں کے شایانِ شان ہے ؟ ایسے ہی نوجوانوں پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک گذشتہ اجتماع کے موقع پر فرمایا تھا:-

"میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسے میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض انہیں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔"

(تقریر بر موقع اجتماع ۲ فروری ۱۹۴۷ء)

نوجوان ہر قوم اور ہر جماعت کا سب سے زیادہ فعال حصہ ہوتے ہیں۔ دینی قومی اور ملکی ذمہ داریوں کا زیادہ بار انہیں کے کندھوں پر ہوتا ہے اور پھر ایک ایسی جماعت کے نوجوانوں کی ذمہ داریاں تو اور بھی نازک اور اہم ہو جاتی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے روحانی اعتبار سے مردہ دنیا کو زندہ کرنے اور اسے اپنے خالقِ حقیقی کے آستانے پر جھکانے کیلئے منتخب کیا ہے اگر تم ہی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کریں اور معمولی معمولی عذرات کی بنا پر دینی سرگرمیوں میں دینی اجتماعوں و دیگر کاموں میں حصہ لینے سے گریز کریں تو بتائیے اس کام کو اور کون کرے گا ؟ ہم سے تو خدا تعالیٰ نے اور اس کے مامور نے دنیا بھر کی اصلاح کی توقع وابستہ کر رکھی ہے۔ اگر ہم اپنی ہی اصلاح سے غافل رہیں تو دنیا کی اصلاح کیونکر کریں گے ؟

خدام الاحمدیہ کا اجتماع کیا ہے ؟ یہ ایک موقع ہے اس امر کا کہ سال بھر دہریت و الحاد کی جس سموم اور روحانیت کش فضا میں ہمیں مجبوراً رہنا پڑتا ہے اس کے بد اثرات کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق زائل کر سکیں۔ دل کی کدورت اور شیطانی وساوس کے زنگ کو دور کریں۔ مرکز کے پاکیزہ ماحول اور اپنے مقدس امام کے فیوض و برکات کے ذریعے سے ایمان و عرفان کی وہ روحانی کیفیت حاصل کر سکیں جو مذہب کی جان اور ہماری زندگی کا مقصد وحید ہے اپنے مرکز میں بار بار آنا اور اپنے امام کی مقدس صحبت سے فیضیاب ہونا یقیناً ہمارے لئے روحانی غذا ہے جسے ترک کرنے کے معنے یہ ہیں کہ ہم خود شیطان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئے اور ہم پر قبضہ کرے اور کون احمدی نوجوان ہے جو یہ پسند کرے گا کہ شیطان اس پر اپنا تسلط جمائے

اجتماع قومی زندگی کی علامت ہوتے ہیں ایسے اجتماعوں کی کامیابی زندگی اور ترقی کی نشانی — اور ناکامی تنزل اور موت کا پیش خیمہ ہوتے ہیں لہذا اگر احمدی نوجوان اپنی زندگی اور ترقی کا ثبوت دینا چاہتے ہیں - تو انہیں اپنے اجتماع میں جوق در جوق شامل ہونا چاہیئے۔ اپنے آقا کے قدموں میں بصد ذوق و شوق حاضر ہونا چاہیئے - اور ان کے ارشادات پر عملاً لبیک کہنا چاہیئے - تا دنیا جان لے کہ حالات خواہ کوئی رخ بدلیں - مشکلات و مصائب اور مخالفت کے طوفان خواہ کتنی ہی ستم ڈھائیں ان کے پائے استقلال میں لغزش واقع نہیں ہو سکتی اور انہیں اسلام - احمدیت اپنے مرکز اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ جو غیر متزلزل محبت اور والہانہ عقیدت ہے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔

اجتماع کے پروگرام کی مختلف شقیں ورزشی کھیلیں۔ دینی۔ علمی اور ذہنی مقابلے اور سب سے بڑھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی بخش تقاریر۔ غرض خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی سب خصوصیات خود اتنی دلچسپ متنوع فائدہ بخش اور روح پرور ہوتی ہیں - کہ ان سے محرومی یقیناً ہر اعتبار سے قابل افسوس ہے

لہذا تمام احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا اور پوری تیاری کر کے شامل ہوں۔ اور جو نوجوان کسی وجہ سے آنے کا ارادہ نہیں رکھتے انہیں بھی اسکی شمولیت کی پُرزور تحریک کریں (خورشید احمد)

انصار جماعت کے تعلیمی نصاب کی کتب کا انتظام

جیساکہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۱ء کے اخبار الفضل میں مرکزیہ مجلس انصاراللہ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ جن انصار کو قرآن کریم ناظرہ یا معمولی اردو۔ نوشت و خواند نہ آتی ہو۔ ان کی تعلیم کیلئے مقامی مجالس انصاراللہ کے مہتمم صاحبان تعلیم و زعماء صاحبان انصار انتظام کریں۔

اردو نصاب کی کتب سررشتہ تعلیم پنجاب کی منظور کردہ تو ہر جگہ دستیاب ہو سکتی ہیں۔ لیکن دینی تعلیم کے نصاب کی کتب ہر جگہ ملنی مشکل ہیں بخصوصاً رعایتی قیمت پر۔ اسلئے اُس کی سہولت کے لئے نہایت ارزاں ہدیہ اور قیمت پر مندرجہ ذیل کتب مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دفتر ھذا میں اطلاع دینے پر بھجوا دی جائیں گی۔

(۱) قرآن کریم بلا ترجمہ۔ مجلد کاغذ سفید بڑھیا۔ صفحات ۵۱۴ سائز ۷ × ۱۱ ۔ جلد پر قرآن مجید کا سنہری ٹھپہ لگا ہوا ہے } اصل ہدیہ ۵ رعایتی ۴ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

(۲) نماز باترجمہ۔ جیبی سائز ۱۶ صفحے۔ جس میں نماز اور نماز کی مسنونہ دعاؤں کے علاوہ نماز جنازہ بھی ہے۔ } اصل ہدیہ ۱/ رعایتی ۰/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

(۳) یسرنا القرآن مکمل مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم بلا جلد اصل ہدیہ ۱۰/ رعایتی ۸/

(۴) " " " " جلد کور والا " " ۱۲/ " ۱۰/

ربوہ کے بیرونی احباب ۱۲ تا ۱۴ اکتوبر کے خدام کے سالانہ اجتماع پر جو احباب آئیں گے۔ ان کے ذریعہ نقد قیمت بھجوا کر دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ ورنہ ڈاک کے ذریعہ یا ریلوے پارسل کے ذریعہ منگوانے میں خرچ زیادہ آئے گا۔ اس کے بعد اس رعایت سے یہ کتب دستیاب ہونی مشکل ہو جائیں گی۔

قائد انصاراللہ مرکزیہ۔ شعبہ تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ باڑے کے ضلع شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ باڑے کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا جلسہ میں شرکت کے لئے مختلف مقامات سے دوست تشریف لائے۔ کھانے کا انتظام جماعت باڑے نے کیا۔ پہلا جلسہ صبح دس بجے زیر صدارت سید لال شاہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مقرب سانگلہ ہل نے اپنا مضمون سیرۃ النبی پر پڑھا۔ مولوی اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی نے اجرائے نبوت پر اور حافظ محمد عمر صاحب نے "احمدی اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی ہوا۔ دوسرا اجلاس ۳ بجے زیر صدارت چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے شیخوپورہ منعقد ہوا۔ گیانی عباداللہ صاحب کی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں موجودہ انقلابات کے متعلق پر ہوئی۔ آپ کے بعد گیانی واحد حسین صاحب کی تقریر ہوئی۔ جلسہ میں ایک معزز دوست نے بیعت کی۔ یہ اجلاس ۵½ بجے بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ باڑے ضلع شیخوپورہ)

مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ

(۱) بک ڈپو تحریک جدید کا نام آئندہ مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۲) "ہمارا خدا" جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ اس کی قیمت ۱/۸ ہے۔ رعایتی سے دو روپیہ ہو۔ شائع ہو گئی ہے۔

(۳) تفسیر کبیر پارہ عم حصہ اول کے جو نسخے ملتے تھے سب ختم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سورہ یونس تا کہف کا کوئی نسخہ مکتبہ میں قابل فروخت نہیں۔

(۴) مکتبہ تحریک جدید کی مندرجہ ذیل مطبوعات قابل فروخت موجود ہیں۔

(۱)	تفسیر کبیر پارہ اول نو رکوع	۵ — ۸ — ۰
(۲)	" " پارہ عم حصہ سوم	۶ — ۸ — ۰
(۳)	" " سورہ کہف	۱ — ۸ — ۰
(۴)	اسلام اور ملکیت زمین	۲ — ۸ — ۰

(ناظم مکتبہ تحریک جدید ربوہ)

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاک خانہ سے وی۔پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں بہتر یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (منیجر)

مصر ہمارے ساتھ ایران سے بھی زیادہ سخت سلوک کریگا (چرچل)

لندن ۷ راکتوبر۔ اس سے پیشتر اینگلو ایرانی تنازعہ تیل برطانی انتخابات کے مسائل میں سے ایک مسئلہ تھا۔ لیکن اب یہ برطانی انتخابات کا سب سے اہم مسئلہ بنتا جا رہا ہے اور قدامت پسند پارٹی کے قائد مسٹر ونسٹن چرچل نے حکومت کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی شروع کر دی ہے

مسٹر چرچل نے کہا۔ ہندوستان سے برطانوی تسلط کے خاتمہ سے مشرق وسطی میں برطانی اثر و رسوخ بتدریج کم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن اگر دوراندیشی سے کام لیا جاتا۔ تو ہمیں اس صورت حال سے اچانک دوچار ہونا پڑتا۔ مسٹر اٹیلی اور مسٹر ہربرٹ موریسن نے ہر قسم کی ذلت و رسوائی کو برداشت کر لیا۔ پیشتر اسکے کہ اقوام متحدہ میں ہماری شکایت پر غور کیا جاتا ہمیں ایران سے شرم ناک طریقے سے نکلنا پڑا ہے۔ آخری مراحل میں ایران نے گفت و شنید کی پیشکش کی۔ لیکن ہمارے دفتر خارجہ نے یہ جواب دیا کہ برطانیہ ڈاکٹر مصدق سے گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں

مصر سے سخت سلوک کی توقع

مسٹر چرچل نے بتایا "ہم نے اعلان کیا ہے کہ مشرق وسطی میں طاقت استعمال نہیں کریں گے۔ اب ہمیں مصر سے اس سے زیادہ سخت سلوک کی توقع کرنی چاہیئے۔ اور اگر نئے انتخابات میں ان وزراء کو ناکام نہ بنایا گیا۔ تو ہمیں اس سے بھی زیادہ خرابیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مسٹر ایڈن نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ اگر ایران کی اقتصادی حالت خراب ہو گئی۔ تو وہ روس کے اثر میں چلا جائے گا۔ ابادان سے برطانی اخراج کے نتائج اتنے دوررس ہیں کہ ان کو نظرانداز کرنا آسان نہیں

اینگلو ایرانی مذاکرات کی بحالی کیلئے پس پردہ کوشش

واشنگٹن ۷ راکتوبر۔ یہاں اور نیویارک دونوں ہی جگہ سے اس کی تصدیق ہو چکی ہے کہ اس وقت امریکی افسران "پس پردہ" ایسی قرارداد مرتب کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جس سے اینگلو ایرانی مذاکرات کی بحالی ممکن ہو سکے۔ اور جسے آئندہ ہفتہ حفاظتی کونسل میں اکثریت کی حمایت حاصل ہو برطانیہ اور ایران دونوں ہی نے مذاکرات دوبارہ شروع ہونے پر اپنی آمادگی ظاہر کی ہے۔ اگرچہ واخرالذکر نے یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ "گفتگو قومی بلک کے قانون کے تحت ہو"۔

امریکی سفیر نے جمعہ کو ڈیڑھ گھنٹہ تک خود ڈاکٹر مصدق کی درخواست پر ان سے بات چیت کی۔ اس کے بعد ہی وزیراعظم کی نیویارک کو روانگی کے پروگرام میں تبدیلی کی خبر آئی لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کا اس ملاقات سے کوئی تعلق نہیں۔ (اسٹار)

کوریا میں عارضی صلح کیلئے اشتراکیوں کی نئی تجویز

ٹوکیو ۷ راکتوبر۔ کوریا میں اشتراکی فوجی کمانڈروں نے عارضی صلح کی گفت و شنید کے فوری اجراء کے لئے ایک نئے مقام کی تجویز پیش کی ہے۔ اشتراکیوں نے گفت و شنید کے لئے پن منجوم کا مقام تجویز کیا ہے کیونکہ یہ غیر جانبدار منطقہ کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ اشتراکیوں نے کہا ہے کہ غیر جانبدار علاقہ میں مسان اور کیسونگ کو بھی شامل کر لیا جائے اور اس علاقہ کی غیر جانبداری کے تحفظ کی ذمہ داری طرفین پر عاید کی جائے۔ منسان افواج متحدہ کے گفت و شنید کرنے والے وفد کا صدر مقام ہے۔

اشتراکیوں نے اپنے پیغام میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ طرفین کے افسر رابطہ کو فی الفور پن منجوم میں ملاقات کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ گفت و شنید کے اجراء کی تفصیلات طے کر سکیں۔

بھارت اور افغانستان کے درمیان ہوائی سروس

نئی دہلی ۷ راکتوبر۔ بھارت کے نائب وزیر مواصلات مسٹر راج بہادر نے پارلیمنٹ کو بتایا "بھارت اور افغانستان کے درمیان ہوائی سروس کے اجراء کے معاملہ پر طیاروں کو قیام کی سہولتیں دینے سے پاکستان کے انکار کی روشنی میں غور کیا جا رہا ہے"۔ انہوں نے کہا اگر پاکستان رضامند نہ ہوا۔ تو یہ معاملہ شہری طیارہ رانی کی بین الاقوامی انجمن میں پیش کیا جائے گا"۔

مسٹر سہروردی کو صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی ممانعت

لاہور ۷ راکتوبر۔ جناح عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی کو آج صوبہ سرحد میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ قیوم وزارت نے اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیتے ہوئے چھ ماہ کے لئے مسٹر سہروردی کا صوبہ سرحد میں داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔

سہروردی صاحب سرحد اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں صوبائی جناح عوامی مسلم لیگ کی کونسل کے ۲ اجلاس میں شرکت کے لئے نوشہرہ جا رہے تھے اس اجلاس میں پارٹی کو اپنا انتخابی پروگرام مرتب کرنا تھا

ایران ۳۰۰ تیل بردار جہاز خریدنے کے لئے گفت و شنید کر رہا ہے

لندن ۸ راکتوبر۔ ڈاکٹر مصدق اپنے ۱۴ مشیروں کے ہمراہ بذریعہ طیارہ امریکہ روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت آپ کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ اور مزید آنسو لڈھے چلے آ رہے تھے۔ ان کا طیارہ سب سے پہلے میونخ میں اترا۔ جہاں دو سو جرمن پولیس مین پستول تانے ہوائی مستقر کو اپنے گھیرے میں لئے پہرہ دے رہے تھے۔ ڈاکٹر مصدق طیارہ سے نہیں اترے۔ طیارے کے ایک افسر نے بتایا۔ کہ آپ تھکاوٹ کی وجہ سے سو رہے ہیں۔ روم میں جب طیارہ اترا۔ تو ڈاکٹر مصدق صرف دو منٹ کے لئے چہل قدمی کی غرض سے نیچے اترے۔ لیکن کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا۔ البتہ نائب وزیر اعظم ڈاکٹر حسین فاطمی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ایران مختلف ممالک کے ساتھ ۳۰۰ تیل بردار جہازوں کی خرید کے لئے گفت و شنید کر رہا ہے۔ یہ جہاز آبادان سے ایک وقت میں ڈیڑھ کروڑ ٹن تیل لے جا سکیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ ہماری حکومت کو تیل کے کارخانوں کے جلد ہی دوبارہ جاری ہو جانے کی پوری توقع ہے۔ وہ ایک ہزار غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کر رہی ہے۔ ۶۰۰ جرمن ماہرین کی طرف سے پیشکش بھی ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ متعدد امریکی ماہرین کی طرف سے بھی کوشش جاری ہے۔ ابھی تک کوئی انفرادی معاہدہ نہیں ہوا۔ لیکن مذاکرات جاری ہیں۔ (اسٹار)

مختصرات

یروشلم ۸ راکتوبر۔ اسرائیل کے وزیراعظم نے پارلیمنٹ کے سامنے اپنی پرانی کابینہ کو نئے سرے سے پیش کیا ہے۔ اور اس طرح سے عارضی طور پر کابینہ کی سات ماہ پرانی بحرانی کیفیت دور ہو گئی ہے۔ ملک میں زبردست اقتصادی بحران کے پیش نظر ایک وسیع کولیشن وزارت کی امیدیں پروان نہ چڑھ سکیں۔ اور وزیراعظم کو اپنی قلیل اکثریت کے لئے پانچ عرب ووٹوں پر انحصار کرنا پڑا۔ نئی کابینہ کے منصۂ شہود پر آنے کے وقت افراط زر میں بے پناہ ترقی ہو رہی ہے۔ اور بلیک مارکیٹ بڑے وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ جس میں کمی ہونے کا مستقبل قریب میں کوئی امکان نہیں۔ (اسٹار)

روم ۸ راکتوبر۔ یوگوسلاویہ کی حکومت نے ایک مراسلہ کے ذریعہ حکومت اطالیہ سے احتجاج کیا تھا۔ کہ اطالوی اخبارات اور ریڈیو کے ذریعے یوگوسلاویہ کے خلاف معاندانہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ اطالیہ کی طرف سے اس احتجاجی مراسلہ کا جواب بھیج دیا گیا ہے۔ جواب میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت اطالیہ نے یوگوسلاویہ کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ جہاں تک اطالوی اخبارات کا تعلق ہے۔ اطالوی پالیسی ہمیشہ یہی رہی ہے۔ کہ ہر بات احتیاط سے کی جائے۔ (اسٹار)

لنڈن ۸ راکتوبر۔ اقوام متحدہ کے وظائف حاصل کرنے کے بعد دو پاکستانی برطانیہ کے مجلسی اداروں کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت وہ ۱۲ دنوں کا ایک کورس کر رہے ہیں۔ جو برٹش سوشل سروسز کونسل کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ جنرل کورس کے اختتام پر دونوں پاکستانی اپنے اپنے خاص مضامین کی تعلیم حاصل کریں گے۔ اس سلسلے میں سرکاری وزارتیں اور مقامی حکام انتظامات کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

کیمبرج ۸ راکتوبر۔ کیمبرج یونیورسٹی کو جلد ہی مزید سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور اگر سرمایہ دستیاب نہ ہوا۔ تو اسکی تحقیقی اور ثقافتی سرگرمیوں کو کافی نقصان پہنچے گا۔ وائس چانسلر نے بتایا۔ کہ موجودہ معیار قائم رکھنے کے لئے حکومت کو یونیورسٹی کے لئے مزید دو لاکھ پونڈ کی گرانٹ دینی پڑے گی۔ مسٹر رابرٹس نے مزید بتایا۔ کہ یونیورسٹی نے دول مشترکہ کی تعلیمات کا محکمہ جاری کرنے کے لئے ڈیڑھ لاکھ پونڈ کے عطیہ جات کے لئے اپیل کی تھی۔ اس ضمن میں ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ کی رقم موصول ہو چکی ہے۔ اور الیکٹریکل انجینئرنگ کا شعبہ قائم کرنے کے لئے بجلی کے صنعت کاروں نے ۱۷۰۰۰ پونڈ دیئے ہیں۔ (اسٹار)

نیویارک ۸ راکتوبر۔ فورڈ فونڈیشن جسے ایڈسیل بی فورڈ اور ان کے والد ہنری فورڈ کی جائیدادوں کے معتدبہ حصول سے جاری کیا گیا تھا۔ اس کا سرمایہ پچاس کروڑ ڈالر کے قریب ہو چکا ہے ۲۷ ستمبر ۱۹۵۰ء کو فاؤنڈیشن کے متعدد ٹرسٹیوں کے ایک بورڈ نے ایک رپورٹ پیش کی۔ جس میں اس سرمائے کو خرچ کرنے کے طریقوں کی وضاحت کی گئی۔ اس فنڈ میں یہ تجویز بھی کی گئی ہے۔ کہ بھارت میں دیہات سدھار کے مراکز۔ اور پاکستان میں فنی تعلیم کے لئے سکول اور گھریلو سائنس کے تربیتی ادارے قائم کئے جائیں۔ (اسٹار)